

قانونی ہدایات بھی ہیں، اس کو "کوڈ" کہہ دینا درست نہیں ہے۔ اور مکمل کوڈ کے نفاذ سے اس کو تعبیر کرنا اور بھی زیادہ غلط ہے جو بات صحیح طور پر کہی جاسکتی ہے وہ صرف یہ ہے کہ قرآن ایک مکمل کتاب ہدایت ہے۔ (۱-م)

برطانیہ میں ایک مسلمان طالب علم کے لئے مشکلات

سوال :

یہاں آکر میں کچھ عجیب سی مشکلات میں مبتلا ہو گیا ہوں۔ سب سے زیادہ پریشانی کھانے کے معاملے میں پیش آرہی ہے۔ اب تک گوشت سے پرہیز کیا ہے، صرف ہنزویوں پر گزارہ کر رہا ہوں۔ ہنزی بھی یہاں آپ جانتے ہیں صرف اہلی ہوئی ملتی ہے اور وہ بھی زیادہ تر آو۔ انڈیوں بھی کیا ہے اور پھر اس پر راضی بندی ہے۔ ہفتے میں دو تین انڈے مل سکتے ہیں۔ ڈاکٹر عبداللہ صاحب امام دوکنگ مسجد (لندن) سے ملا۔ انھوں نے یہ بتایا کہ کلام پاک کی رو سے ایک تو سور کا گوشت حرام ہے، دوسرے خون، تیسرے مردار اور چوتھے وہ جانور جو اللہ کے سوا کسی دوسرے کے نام پر ذبح کیا جائے۔ پھر انھوں نے یہ بھی کہا کہ جہاں تک یہاں کے طریقہ ذبح کا تعلق ہے اس سے شہرگ کٹ جاتی ہے اور سارا خون نکل جاتا ہے، چونکہ اس خون کا نکلنا طبعی نقطہ نظر سے ضروری ہے، لہذا اس کا یہاں خاص خیال رکھا جاتا ہے۔ البتہ یہ ضرور صحیح ہے کہ گردنی پوری طرح اٹک کر دی جاتی ہے، لیکن کلام پاک میں اس سلسلے میں کوئی ممانعت وارد نہیں۔ دوسرے یہ کہ یہاں جانور کسی کے نام پر ذبح نہیں کئے جاتے، بلکہ وہ تجارتی مال کی حیثیت سے سینکڑوں کی تعداد میں روزانہ ذبح ہوتے ہیں۔ اس سے وہ یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ اللہ کا نام تو نہیں لیا جاتا لیکن کسی اور کا بھی نام نہیں لیا جاتا پس وہ غیر اللہ سے منسوب نہ ہونے کی وجہ سے کھایا جاسکتا ہے۔ اس سلسلے میں ان سے بہت کچھ بحث رہی مگر میری طبیعت نہیں اتنی کہ یہ گوشت جائز ہو سکتا ہے۔

پھر کھانے میں جو سوپ دیا جاتا ہے وہ کبھی کبھی تو صرف ہنزویوں سے بنا ہوا ہوتا ہے، مگر آج ہی اتفاق سے اس میں ایک ٹکڑا گوشت کا نکل آیا۔ شکایت کی تو معلوم ہوا کہ کبھی کبھی گوشت اور ہنزی ملا کبھی سوپ

بنایا جاتا ہے۔ اب مشکل یہ ہے کہ جہاں تو دو تہہ آدمی اطمینان سے یہ سب کچھ کھاپی رہے ہوں وہاں دو چار آدمیوں کا لحاظ کون کرے گا؟ پھر کھن، پینر اور میٹھا کھانا بھی دسترخوانوں پر آتا ہے۔ ان چیزوں میں بھی حرام دودھ یا چربی کی آمیزش ہونے کے بارے میں قوی شبہ ہوتا ہے۔ علاوہ بریں باورچی حرام کھانوں میں استعمال ہونے والے چھچھے اٹھا کر دوسرے کھانوں میں ڈالتے رہتے ہوں گے۔ یہ کچھ عجیب پچیدگی ہے جسے حل کرنے میں شورہ مطلوب ہے۔ دوسری بات نمازوں کے متعلق دریافت طلب ہے۔ صبح کی نماز کا وقت ۶ بج کر ۳۸ منٹ تک رہتا ہے۔ یہ تو اللہ کے فضل و کرم سے ادا کر لیتا ہوں۔ ظہر کے لئے مشکل سے وقت ملتا ہے۔ ۱۲ بج سے لے کر ۱۱ تک کھانے کے لئے وقت ملتا ہے۔ اسی ایک گھنٹہ میں کلاس سے MESS تک آنے جانے میں بھی وقت لگتا ہے اور اس میں سے وضو اور نماز کے لئے بھی وقت نکالتا ہوں، لیکن بہت ہی دقت ہوتی ہے عصر کے لئے سہ سے وقت ملتا ہی نہیں، کیونکہ فرصت ۱۲ بجے ہوتی ہے اور ۱۲ بجے سے ۵ بجے تک ناشتہ ہوتا ہے اور ۲ بجے کر ۳۸ منٹ پر مغرب ہو جاتی ہے۔ ناشتہ کے فوراً بعد مغرب تو ادا کر لیتا ہوں، لیکن عصر رہ جاتی ہے۔ میں معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا کی نمازوں کو ملا کر پڑھنے کا قاعدہ کیا ہے۔ دو گنگ مسجد کے امام صاحب بعض اوقات نمازوں کو ملا کر پڑھتے ہیں۔

یہاں ہم بارہ ظہر آئے ہوئے ہیں جو میں سے مجھ سمیت کل پانچ لڑکے ایسے ہیں جو دین کا لحاظ رکھنا ضروری سمجھتے ہیں، اور بقیہ ایسے ہیں کہ ہم کو طرح طرح سے بیوقوف بناتے ہیں۔ تاہم اللہ کا شکر ہے کہ میں ان باتوں سے کبھی نہیں گھبراتا بلکہ صبح بات معلوم کر کے اس پر عمل بھی کرنا چاہتا ہوں اور دوسروں کو دلائل سے جواب بھی دینا چاہتا ہوں۔ ان مسائل پر میں نے ہمیشہ اللہ کو حامی و ناصر جان کر غور کیا ہے اور اس سے ہمیشہ یہی توقع رکھی ہے کہ وہ مجھے ضرور صحیح راستے کی طرف ہدایت دے گا، مگر گنہگاروں کی وجہ سے ڈرتا ہوں کہ کوئی غلط صورت اختیار کر بیٹھوں۔ اس لئے یہ سوال کر رہا ہوں۔

جواب:

آپ نے جن مسائل کے متعلق میری رائے دریافت کی ہے ان کے بارے میں مختصر گزارش کرتا ہوں۔

(۱) ذیچہ کی صحت کے لئے صرف اتنا ہی کافی نہیں ہے کہ ہانڈر کی شہ ربہ شاکر تون نکال دیا جائے

بلکہ یہ بھی ضروری ہے کہ اس پر خدا کا نام لیا جائے۔ قرآن میں ارشاد ہوا ہے کہ وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُم مِّنْ بَيْنِكُمْ اَلَّذِينَ كَفَرُوا عَسَىٰ اَنْ يَّعْزِبَ عَنْكُمْ صُلْحُ الْاَكْثَرِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا۔ اس پر خدا کا نام نہیں لیا جاتا، اس لئے ان کے اعمال ہونے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ اس میں شک نہیں کہ سورہ اٰہ
میں طعام اہل کتاب کو ہمارے لئے جائز قرار دیا گیا ہے، مگر اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جو چیزیں خدا نے
ہمارے لئے ناجائز ٹھہرائی ہیں انہیں بھی ہم اہل کتاب کے ہاتھ سے لے کر کھا سکتے ہیں۔ اس بنا پر میرے لئے
ڈاکٹر عبداللہ صاحب کی رائے سے اتفاق کرنا تو ممکن نہیں ہے۔ البتہ آپ کو اپنی خود راک کے معاملے میں جو مشکل
پیش آ رہی ہے اس کا حل ضروری ہے۔ سو اس کی ایک صورت یہ ہے کہ آپ غیر نمکی یا نباتی غذا (VEGETERIAN DIET)
پر اکتفا کریں جس کا انتظام انگلستان میں ہو سکتا ہے، اور اگر گوشت کو کوئی ٹکڑا اس میں نکل آئے تو کھانے سے منع
ہے اس کو شکرےت کر کے اس کا سید باب کر لیں۔ دوسرے یہ کہ وہم کو دل سے نکال دیں۔ جو چیز آپ کے سامنے
دستر خوان پر پیش ہو اس میں اگر کوئی حرام شے موجود نہ ہو تو اسے اطمینان کے ساتھ کھا لیجئے اور اس اندیشے سے
اپنے ذہن کو پریشان نہ کیجئے کہ اس میں کسی حرام کھانے کا سچہ ڈال دیا گیا ہوگا، یا اس میں کسی حرام جانور کی جربی
شامل کر دی گئی ہوگی۔ آپ کو اپنے عمل کی بنیاد علم اور تحقیق پر رکھنا چاہئے نہ کہ گمان اور اندیشے کی بنا پر۔ آپ
صرف اس غذا سے پرہیز کریں جس میں کسی حرام چیز کے شمول ہو، آپ کو علم ہو جائے۔ دوسرے یہ کہ جب کبھی گوشت
کو دل چاہئے تو پھلی پکوائیں، یا ہویوں کا ذبحہ حاصل کریں۔ میں کامل انگلستان میں مشکل نہیں ہے۔

(۲) نمازوں کے بارے میں جس مشکل کا آپ نے ذکر کیا ہے اس کا حل یہ ہے کہ ظہر کی نماز میں اگر سنتیں
ادا کرنے کا وقت نہ مل سکے تو صرف فرض پڑھ لیا کریں، اور عصر کے لئے وقت طے کی اگر کوئی صورت ممکن نہ ہو
تو مغرب کے ساتھ قنہا پڑھ لیا کریں۔ دو وقت کی نمازوں کو ملا کر پڑھنے کے معانی میں اختلاف ہے۔ ایک
گروہ اس بات کا قائل ہے کہ ظہر اور مغرب کے آخر وقتوں میں عصر کو ظہر کے ساتھ اور عشاء کو مغرب کے ساتھ
ملا کر پڑھا جاسکتا ہے۔ اور دوسرا گروہ اس بات کا قائل ہے کہ ایک وقت کی نماز کے ساتھ دوسرے وقت
کی نماز پیشگی بھی پڑھی جاسکتی ہے۔ لیکن اس بات کو قریب قریب تمام علماء اہل سنت نے ناجائز قرار
دیا ہے کہ کوئی شخص دو وقت کی نمازوں کو ملا کر پڑھنے کی عادت بنا لے۔ کیونکہ ۲۱ طرح تو عشاء پانچ وقت کے